166

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا — رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم چہارشنبہ

[illegible]

جلد ۳۰ | ۲۱ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش | ۱۰ ماہ شوال ۱۳۶۱ ھ | ۲۱ ماہ اکتوبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۴۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ - ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۰ ماہ شوال ۱۳۶۱ ھ

حکومت کا سفر حج کا انتظام نہ کرسکنے کے متعلق اعلان اور مسلمان

جنگ نے دنیا کے معاشرتی۔ تمدنی۔ اقتصادی اور سواصلاتی نظام پر جو تباہ کن اثر ڈالا ہے۔ وہ عالمگیر ہے۔ کوئی قوم اور کوئی ملک ایسا نہیں۔ جو اس سے متاثر نہ ہوا ہو۔ زندگی کے ہر شعبہ میں ایک خلاء پیدا ہو چکا ہے۔ جو روز بروز وسعت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اور اب تو اس کے اثرات مذہبی فرائض کی ادائیگی تک پہنچ رہے ہیں۔ حال ہی میں حکومت ہند نے حالات سے مجبور ہو کر اعلان کیا ہے۔ کہ جنگ سے پیدا شدہ حالات اور خطرات کے ماتحت اس سال حاجیوں کو حجاز پہنچانے کا انتظام نہ کیا جا سکیگا۔ جنگ پر تین سال گزر چکے ہیں۔ اور اب تک حکومت بہت بڑے اخراجات برداشت کر کے حاجیوں کے لئے محفوظ سفر کا انتظام کرتی رہی ہے لیکن اس سال اس نے اپنی معذوری کا اعلان کر دیا ہے۔ کیونکہ جاپان نے بحر ہند کو مخدوش بنا دیا ہے۔ ہر شریف اور سمجھدار انسان کا فرض ہے۔ کہ اس معاملہ پر غور کرتے وقت حکومت کی مجبوریوں کو پیش نظر رکھے۔ بعض حلقوں میں سمجھا گیا تھا۔ کہ معذوری صرف سمندری سفر کے سلسلہ میں ہے خشکی کے رستہ حاجیوں کے حجاز پہنچانے کا انتظام حکومت کی طرف سے ضرور کیا جائے گا۔ اور حاجی بلوچستان و ایران کے راستہ حجاز پہونچ سکیں گے۔ لیکن حکومت پنجاب نے لاری والوں کو متنبہ کر دیا ہے۔ کہ وہ اس راستہ سے سفر کرنے کے ارادہ سے باز رہیں۔ بلوچستان میں چونکہ پٹرول کی بہت کمی ہے۔ اس لئے یہ اقدام ان کے لئے بہت سی مشکلات کا موجب ہو سکتا ہے گویا خشکی کے رستہ بھی حج کے لئے نہ جایا جا سکے گا۔

حج کے لئے رستہ کا محفوظ اور پُر امن ہونا ایک اہم شرط ہے۔ کیونکہ شریعتِ اسلامیہ نے سفر حج کے لئے رستہ کا پُر امن ہونا ضروری قرار دیا ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمان جہاں اسلام کی دوسری تعلیمات کی حقیقت سے محروم ہو کر محض قشر کو پکڑے ہوئے ہیں۔ وہاں حج کے متعلق بھی وہ اسلامی تعلیم سے بہت کم واقفیت رکھتے ہیں۔ اور جو واقف ہونے کے مدعی ہیں وہ اس سے دوسروں کو مطلع کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ حتےٰ کہ موقعہ ملنے پر اس کے خلاف آواز اٹھانے سے بھی دریغ نہیں۔

اسلام میں حج ایسے لوگوں پر فرض ہے جو صاحبِ استطاعت ہوں۔ اور زادِ راہ کا انتظام کر سکتے ہوں۔ لیکن موجودہ صورت یہ ہے۔ کہ حج کے لئے جانے والوں میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہوتی ہے۔ جن پر حج فرض نہیں ہوتا۔ مگر وہ ادھر اُدھر سے حج کے نام پر مانگ کر سفر اختیار کر لیتے ہیں۔ یا اتنے تھوڑے سرمایہ کے ساتھ سفر کرتے ہیں۔ کہ نہ صرف خود مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ بلکہ حکومت حجاز۔ اور حکومت ہند کے لئے بھی زحمت کا موجب بنتے ہیں۔ اب تو واپسی ٹکٹ کی شرط حکومت نے عائد کر دی ہے۔ اور دوسرے اخراجات کے لئے بھی حد مقرر کر دی ہے۔ پہلے عام طور پر صرف ایک طرف کا کرایہ مہیا کر کے لوگ چل پڑتے ہیں۔ اور پھر فلاکت اور غربت کی ایسی ایسی مثالیں پیش کرتے تھے جو مسلمانوں کے لئے نہایت شرم کا موجب بنتیں۔ بُری طرح وبائی امراض کے شکار ہوتے۔ اور جو بچ رہتے وہ حکومت کے خرچ پر گرتے پڑتے واپس پہونچتے۔

یا پھر تاجر اور ایسے لوگ جو اپنے نام کے ساتھ "حاجی" کا لفظ لکھنا اپنے کاروبار کی ترقی کا موجب سمجھتے ہیں۔ وہ حج کے لئے جاتے ہیں لیکن جو حج کے اہل ہونے اور جن پر حج کرنا فرض ہے۔ وہ بہت کم گھروں سے نکلتے ہیں۔ مگر علماء کہلانے والوں نے کبھی اس طرف توجہ نہیں کی۔ نہ نا اہلوں کو جانے سے روکا۔ اور نہ اہلوں کو حج کے لئے جانے کی تحریک کی۔

پھر اسلام نے حج کے لئے راستہ کا محفوظ ہونا بھی ضروری قرار دیا ہے مگر علماء نے یہ جانتے ہوئے ہمیشہ بڑھ بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض کیا۔ کہ آپ حج کے لئے نہیں گئے۔ حالانکہ جانتے تھے۔ کہ آپ کے لئے اسلام کی مقرر کردہ وہ شرط پوری نہیں ہوتی۔ جو راستہ کے محفوظ ہونے کے متعلق ہے۔

اس سال ہندوستان کے مسلمان حج کے لئے نہ جا سکیں گے۔ اور دیگر ممالک کے مسلمان بھی شاذ ہی جا سکیں کیوں؟ محض اس لئے کہ رستہ محفوظ نہیں سفر مخدوش ہے۔ اور اس طرح گویا وہ اپنے عمل سے اس امر کا اعتراف کریں گے۔ کہ حج کی استطاعت رکھتے ہوئے۔ اور مالی وسعت کے اعتبار سے حج کے فرض ہونے کے باوجود بھی ایسے حالات پیش آ سکتے ہیں۔ کہ اسے ادا نہ کیا جائے۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ ان حالات میں فریضۂ حج ادا نہ کرنے والے ان مسلمانوں کے متعلق جن پر حج کرنا فرض ہے۔ علماء کا کیا ارشاد ہے۔ کیا ان کے خلاف ایک اہم اسلامی فریضہ کے تارک ہونے کا فتوےٰ دیں گے۔ اگر نہیں۔ تو انہی حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حج نہ کرنے پر وہ کس منہ سے اعتراض کرتے اور طرح طرح کی باتیں بناتے ہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حقیقت یہی ہے۔ کہ حج کے لئے صرف مالی وسعت شرط نہیں بلکہ حج کے سفر کے لئے راستہ کا پُرامن ہونا بھی اسی طرح ضروری شرط ہے۔ جس طرح مالی وسعت اور اس شرط کے پورا نہ ہونے کی وجہ سے جو شخص فریضہ حج کی ادائیگی سے قاصر رہتا ہے۔ وہ بالکل اسی طرح اعتراض کی زد سے باہر ہے۔ جس طرح وہ شخص جو اس وجہ سے حج نہیں کرسکتا۔ کہ اس کے مالی حالات اس پر حج کی ذمہ داری نہیں ڈالتے۔ مسلمانوں نے اس نقطہ نگاہ کو بدل دیا تھا۔ بلکہ یوں کہنا چاہئیے۔ کہ علماء سوء نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بدظن کرنے کی خاطر عمداً اس غلط راستہ پر لگا دیا۔ مگر اب مصلحت خداوندی نے ان کو حج کے متعلق اس صورت کے سمجھنے کا موقعہ پیدا کر دیا۔ جو علماء یہ کہتے ہیں۔ کہ سفر اور راستہ کے پُرخطر ہونے کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حج کے لئے جانا چاہئیے تھا۔ کیا وہ آج بھی مسلمانوں کے لئے یہ فتوے دیں گے۔ کہ انہیں ضرور اس سال حج کے لئے جانا چاہئیے۔ خطرات وخدشات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بہرحال حج کے لئے جانا چاہئیے۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے۔ تو اس کے معنی یہی ہونگے کہ وہ دل سے اس بات کے قائل ہیں۔ کہ راستہ کا امن حج کے لئے ضروری شرط ہے۔ اور اب تک وہ جو اعتراضات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بذات خود حج نہ کرنے کے متعلق کرتے رہے ہیں وہ سب بے ہودہ اور لغو تھے۔

حکومت نے حج پر جانے سے کسی کو منع نہیں کیا۔ بلکہ صرف انتظام کے متعلق اپنی معذوری کا اظہار کیا ہے۔ اور رستہ کے متعلق صحیح کیفیت بطور مشورہ بیان کردی ہے اب جس کا جی چاہے مانے اور جس کا نہ چاہے نہ مانے۔ مگر باوجود اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کرنے والا کوئی بڑے سے بڑا معترض بھی حج کے لئے جانے کا نام تک نہ لے گا عقلمندی اور اسلامی تعلیم کا تقاضہ بھی یہی ہے۔ اور اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حج کے بارے میں اعتراض کرنا انتہا درجہ کی ہٹ دھرمی ہوگی

چند نوجوانوں کی فوری ضرورت

نظارت امور عامہ کو تین افراد کی ضرورت ہے فوجی ٹریننگ والے یا جسمانی صحت والے کو ترجیح دی جائے گی۔ معمولی تعلیم کے علاوہ سلسلہ سے واقفیت اور عمدہ اخلاق اور سلسلہ سے اخلاص مندی کا ہونا بھی ضروری شرائط ہیں تنخواہ معقول دی جائے گی۔ جو دوست سلسلہ کے اس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیں وہ فوراً اپنی درخواستیں اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ کی سفارش اور تصدیق کے ساتھ نظارت امور عامہ میں بھجوا دیں۔

عہدہ داران جماعت خاص طور پر اس فوری ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔

ناظر امور عامہ قادیان

پیچھے رہنے والوں میں سے نہ بنو

تحریک جدید کے مجاہدوں کو اب بہت ہوشیار ہوجانا چاہیئے۔ اس لئے کہ سال ہشتم خدا کے فضل سے ۳۰ نومبر کو ختم ہو رہا ہے۔ اور جو احباب اب تک ادا نہیں کرسکے۔ وہ اب پوری توجہ سے ادا کریں۔ تا سات سال ادا کرنے کے بعد آٹھویں سال میں پیچھے رہ جانے والوں میں سے نہ ہوں۔ بلکہ آٹھویں سال کا چندہ ۳۰ نومبر ۱۹۴۲ء سے قبل ادا کرکے سال نہم میں شمولیت کے واسطے تیاری شروع کردیں؛

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

فوج میں احمدی افسر بھرتی ہونے والوں کے اعزا توجہ کریں۔

اس وقت تک خدا کے فضل سے ساٹھ کے قریب احمدی احباب جنگ کے سلسلہ میں افسر بھرتی ہو گئے ہیں۔ جن کی آمد اندازاً اٹھائیس ہزار روپیہ ماہوار کے قریب ہوگی۔ مگر جو وصولی چندہ کی مرکز میں ہو رہی ہے۔ اس سے خیال کیا جاتا ہے کہ بعض افسر اپنا چندہ باقاعدہ اور پوری شرح سے ادا نہیں کر رہے۔ اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حکم سے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جس دوست کا کوئی عزیز اس طرح افسر بھرتی ہو چکا ہو۔ یا آئندہ ہو۔ وہ فوراً ان کے ایڈریس سے دفتر بیت المال کو اطلاع دیں۔ تاکہ انہیں تحریک کی جائے۔

ناظر بیت المال قادیان

ایک نوجوان کی قابل تعریف کامیابی

یہ خبر خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ حضرت ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ امرتسر کے پوتے اور خان بہادر ڈاکٹر محمد بشیر صاحب پروفیسر امراض۔ آنکھ۔ کان۔ ناک گلا میڈیکل کالج لاہور کے صاحبزادے مسعود احمد صاحب نے حال میں ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا آخری امتحان بہت اچھے نمبروں سے پاس کیا ہے موصوف نے کل کامیاب طلباء میں سے بھی اچھی پوزیشن حاصل کی ہے اور مسلمانوں میں اول رہے ہیں۔

یہ عزیز قاضی فیملی کا چھٹا فرد ہے جو ڈاکٹر بنا ہے ہم اس کامیابی پر مسعود احمد صاحب اور ان کے تمام خاندان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

فروغِ دین ہی تیرا شعار ہوجائے

وہ بے نیازِ غمِ روزگار ہوجائے
ہزاروں خوشیاں نچھاور ہوں ایسے غمگیں پہ
یہ تیری راہ میں کانٹے بھی پھول ہوجائیں
بنا وہ مسلک تقوےٰ و زہد تو اپنا
نئی زمین نیا آسمان پیدا ہو
جہاں پہ عقل و خرد کی نہیں پہونچ ممکن
کسی کو دیکھ کے بیتاب ہو تو یوں مضطر
تمام دُنیا منور ہو احمدیت سے
تڑپ تو یادِ الٰہی میں اس طرح ہمدم
پلا وہ مجھ کو شراب عمل مرے ساقی
جلا وہ آتش عرفانِ عشق سینوں میں
تمام ظلمت عصیاں کے داغ دھل جائیں
نسیم ایسی عنایت کی پھر چلا یارب

جو تیرے تیر نظر کا شکار ہوجائے
کہ جس کا یار ازل غمگسار ہوجائے
کبھی جو تیرا "نقیب" پہ مدار ہوجائے
کہ جس سے فضل خدا ہمکنار ہوجائے
جو تیرا شوق عمل پائیدار ہوجائے
وہاں بھی اہل جنوں کا مگار ہوجائے
کہ تیرا وجہ سکوں اضطرار ہوجائے
فروغ دین ہی تیرا شعار ہوجائے
نگاہ جس کی پڑے بے قرار ہوجائے
کہ ذرہ ذرہ تن ہوشیار ہوجائے
کہ جس سے سرّ جنوں آشکار ہوجائے
تری جو چشم کرم ایک بار ہوجائے
یہ دور جس سے خزاں کا بہار ہوجائے

نصیب مجھ کو جو موقعہ ہو دید دلبر کا
تو میرے دل کو میسر قرار ہوجائے

مبشر احمد

167

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے سے

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۱)

ہمارے گھر میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کے درمیان ایک دیوار حائل تھی۔ اب بھی ایک دیوار ہے۔ مگر یہ نئی بنی ہوئی ہے جس طرح اس دیوار میں ایک کھڑکی دونوں طرف کھلتی ہے۔ اسی طرح پرانی دیوار میں بھی ایک کھڑکی دوسری طرف کھلتی تھی۔

(۲)

سب سے پہلا نظارہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق مجھے یاد ہے۔ وہ اس دن کا ہے جس دن پنڈت لیکھرام کے قتل کے سلسلہ میں حضور کے گھر کی تلاشی پولیس نے لی تھی۔ اُس موقعہ پر مَیں نے حضرت اقدس کو تو نہیں دیکھا تھا۔ مگر صحن میں مرزا نظام الدین صاحب کو کھڑے ضرور دیکھا۔ اور لوگ بھی تھے۔ وہ کون کون تھے۔ یہ مجھے یاد نہیں۔

(۳)

میں بچپن میں قادیان میں تعلیم پاتا رہا۔ پہلے ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول میں بعد ازاں اُس مدرسہ میں جو جماعت احمدیہ نے قائم کیا تھا۔ اور جس میں شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اور مفتی فضل الرحمٰن صاحب وغیرہ اُستاد تھے۔ اور وہ سکول مرزا نظام الدین صاحب کے دیوان خانہ کے اُس حصہ میں لگا کرتا تھا۔ جہاں اب جماعت کے دفاتر (بیت المال وغیرہ) واقعہ ہیں۔ اس کے بعد قادیان سے باہر تعلیم پاتا رہا۔ چھٹی جماعت سے غالباً پھر میں قادیان کے سکول میں پڑھنے کے لئے واپس آگیا۔

(۴)

غالباً مڈل کی جماعتوں میں جب تک تھا اس وقت یہاں ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب (سابق سردار مہر سنگھ) نے جو مجھے پڑھایا کرتے تھے مجھے گاہے گاہے تبلیغ بھی کی۔ اس وقت ہمارے گھر میں سے اور رشتہ داروں میں سے کوئی بھی احمدی نہ تھا۔ اور بزرگوں نے بھی مجھے تبلیغ کی۔ مگر ان کے اسمائے گرامی مجھے یاد نہیں ہیں۔ نویں جماعت میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے بھی جو اس وقت سکول میں ہی تعلیم پاتے تھے۔ مجھے گاہے گاہے تبلیغ کی۔ اس زمانہ میں مجھے کئی خواب بھی آئے۔ جن میں سے مجھے اس وقت صرف ایک یاد ہے۔ اور وہ یہ کہ میں نے دیکھا۔ کہ میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک تالاب کے ایک طرف کنارہ پر بندوقیں لئے بیٹھے ہیں۔ اور دوسری طرف کے کنارہ پر جو لوگ ہیں۔ اُن پر نشانے لے رہے ہیں۔ دوسری طرف مرزا نظام الدین صاحب اور دیگر افراد تھے۔ یہ وہ تالاب ہے۔ جو اب محلہ دارالانوار میں مولوی عبد الرحیم صاحب درد کے مکان کے سامنے ہے۔ اور غالباً حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے حصۂ اراضی میں آ چکا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ان دنوں مجھے اشتہار بھی پڑھنے کے لئے دیا کرتے تھے ایک اشتہار جو انہوں نے مجھے دیا تھا۔ وہ غالباً عبد اللہ آتھم کے متعلق تھا۔ شیخ یعقوب علی صاحب بھی جب کبھی موقعہ ملتا مجھے تبلیغ کیا کرتے۔

(۵)

تقریباً اُسی زمانہ میں دیوار والا مشہور مقدمہ بھی ہوا تھا۔ دیوار کی وجہ سے سکول کے طلباء کو موجودہ قصر خلافت کی گلی کے راستہ مسجد اقصےٰ میں ادائیگی نماز کے لئے جانا پڑتا تھا۔ ایک دن مغرب کی نماز کے وقت زور کی تالیوں کی آواز آئی۔ میں اس وقت اپنے گھر میں موجود تھا۔ میں نے دوڑ کر اپنے مکان کے کمرہ کی کھڑکی کھولی۔ اور نیچے دیکھا۔ کہ سکول کے طلباء مسجد کو جا رہے ہیں۔ اور بعض ان میں سے تالیاں بجا رہے ہیں۔ ان میں سے ایک طالب علم غلام محمد (ڈاکٹر غلام محمد بٹ جو آج کل لاہور پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں) میرے پاس آئے۔ مجھے خوب اچھی طرح یاد ہے۔ میرے دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا۔ کہ مقدمہ دیوار والا حضرت صاحب نے جیت لیا ہے۔ اس پر میں نے بھی گھر میں کھڑے کھڑے تالی بجا دی۔ جس پر مجھے اماں جی (تائی صاحبہ) نے سخت سُست بھی کہا۔

(۶)

مجھ سے کچھ پہلے مکرمی مرزا احسن بیگ صاحب نے بیعت کی۔ میں جب نویں جماعت میں پڑھتا تھا تو میں نے بھی بیعت کر لی۔ ایک دن غالباً شیخ یعقوب علی صاحب مغرب کی نماز میں میرے ساتھ ہوئے میں اس سے پہلے بھی مسجد مبارک میں نماز ادا کیا کرتا تھا۔ میں صحیح طور پر نہیں کہہ سکتا۔ مگر اُسی نماز میں غالباً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی میرے اُس پاس ہی تھے۔ ممکن ہے۔ کوئی اور بزرگ بھی ہوں۔ مگر مجھے نام یاد نہیں۔ یہ احباب مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس لے گئے۔ انہوں نے حضرت اقدس سے کہا۔ کہ عزیز احمد حضور کی بیعت کرنا چاہتا ہے۔ یہ مجھے یاد نہیں کہ اس پر حضرت اقدس نے کچھ کہا۔ یا نہیں۔ بہر حال آپ نے میری بیعت لے لی جس پر مجھے بہت ہی مبارکباد دی گئی۔

(۷)

غالباً دوسرے ہی روز حضرت اقدس نے اپنے گھر میں دعوت کی۔ اس دعوۃ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ میاں بشیر احمد صاحب۔ میاں شریف احمد صاحب۔ میر محمد اسحاق صاحب اور دوسرے بچے شامل تھے۔ دو تخت پوش بچھے ہوئے تھے اور ان پر ایک چاندنی بچھی تھی۔ ہم نے اس پر کھانا کھایا۔ حضرت ام المومنین کھانا نکال کر دے رہی تھیں۔ اور حضرت صاحب پاس ہی ٹہل رہے تھے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے نہایت خوش نظر آتے تھے۔ یقین سے تو نہیں کہہ سکتا۔ مگر کچھ یاد پڑتا ہے۔ کہ حضرت اقدس نے میری طرف اشارہ کر کے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے فرمایا۔ "محمود! یہ تمہارا بھتیجا ہے"۔

(۸)

اس کے بعد حضرت اقدس نے مرزا بشیر احمد صاحب کی شادی میں مجھے بھی حضرت میر ناصر نواب صاحب میر محمد اسحاق صاحب اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ہمراہ براتی کے طور پر بھیجا۔ غالباً دعوتِ ولیمہ میں بھی شامل ہوا تھا۔ اس وقت تک میں انٹرنس پاس کر چکا تھا۔ اس کے بعد علیگڑھ کے کالج میں داخل ہو گیا۔

(۹)

۱۹۰۷ء میں کالج کے طلباء نے انگریز پروفیسران کے خلاف ایک سٹرائیک کی۔ جس میں میں بھی شامل ہو گیا۔ مگر دوسرے احمدی طلباء مولوی محمد الدین صاحب۔ صوفی غلام محمد صاحب اس میں شامل نہ ہوئے اس بنا پر حضرت اقدس نے مجھے جماعت سے خارج کر دیا میں تو خاموش رہا۔ مگر حضرت والد صاحب نے خود مجھے ایک معافی نامہ تحریر کر کے بھیجا۔ اور لکھا۔ کہ میں اس کی نقل کر کے اور اوپر دستخط کر کے فوراً بلا تاخیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ارسال کر دوں۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ جس پر میری معافی کا اعلان ہو گیا۔

(جناب مرزا عزیز احمد صاحب کا معافی نامہ جو آپ نے لکھ کر بھیجا تھا۔ وہ اور اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد درج ذیل ہے۔ خاکسار مرتب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت امام زمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ فدوی اپنے گزشتہ قصوروں کی معافی طلب کرتا ہے۔ اور التجا کرتا ہے۔ کہ اس خاکسار کی گزشتہ کوتاہیوں کو معاف کر کے زمرۂ تابعین میں شامل کیا جائے مہر اس عاجز کے حق میں دعا فرما دیں۔ کہ آئندہ اللہ تعالےٰ ثابت قدم رکھے۔

حضور کا عاجز۔

عزیز احمد۔

اس کے جواب میں حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا۔ کہ:-

"ہم وہ قصور معاف کرتے ہیں آئندہ اب تم پرہیزگار۔ اور سچے مسلمانوں کی طرح زندگی بسر کرو۔ اور بُری صحبتوں سے پرہیز کرو۔ بُری صحبتوں کا انجام آخر بُرا ہی ہوتا ہے"۔

(اخبار "بدر" ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

(۱۰)

مئی ۱۹۰۸ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہوا۔ تو میں اُن دنوں راہوں وِنڈ ریلوے سٹیشن کے قریب ایک گاؤں اعظم آباد میں مقیم تھا۔ وہاں میرے خسر مرزا اسلم بیگ صاحب کی اراضی تھی۔ وہاں بذریعہ تار میرے والد صاحب نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کی اطلاع دی۔ اور مجھے فوری طور پر واپس بُلا بھیجا۔ اور میں واپس قادیان چلا گیا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(۱۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنے کے فوراً بعد کا ایک واقعہ سہواً رہ گیا جسے اب تحریر کرتا ہوں۔

بیعت کے غالباً کچھ دن بعد حضرت والد صاحب قادیان رخصت پر تشریف لائے۔ اور اماں جی (نانی صاحبہ) نے میری طرف اشارہ کرکے انہیں کہا کہ سلطان احمد دیکھ انہوں (اس کو) کیا واگ گئی اے۔ (اسے کیا مار پڑ گئی ہے) اس پر والد صاحب نے فرمایا کہ تائی اور کچھ نہیں تو نماز تو پڑھے گا ہی۔ اس پر غالباً اماں جی کچھ اور بھی ناراض ہوئی تھیں۔ خدا کی قدرت اس دن سے کئی سال بعد اماں جی نے خود بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی بیعت کر لی۔ میں اس وقت غالباً اپنی ملازمت کے سلسلہ میں شملہ یا دہلی میں تھا۔ مگر میں نے ان کی بیعت کی خبر سن لی۔ یا پڑھ لی تھی۔ جب میں رخصت پر قادیان آیا۔ تو میں نے اماں جی سے کہا کہ اماں جی اب آپ کو کیا واگ گئی ہے اس پر وہ ہنس پڑیں۔

ہم کا اسی لئے تو فرض ہے کہ انسان کامل متقی بن جائے اور عبودیت میں اخلاص سے اپنا وطیرہ اختیار کرے۔ یہی اخلاص بھری عبودیت ہی اتقاء کے لئے بنیاد کا حکم رکھتی ہے۔ اگر کوئی عبد صرف اپنے مالک کو ہی ہر قسم کے نفع اور ضرر پر قادر یقین کرتا ہے۔ تو پھر ہوا نفس کا بندہ کیونکر بن سکتا ہے جو سراسر تقوےٰ کے خلاف ہے۔ حاسبوا قبل ان تحاسبوا انسان کی صنعت اور زمین و آسمان کی خلق کھیل اور لغو اور عبث اور کوئی چھچھوری حرکت نہیں ہے حاشا للہ بلکہ انسان کی دائمی پرورش کا پُرحکمت نظام ہے کچھ انسان کی اس ٹلی زندگی کے لئے جو دنیا ہے۔ اور کچھ اس کی فضل بھری آخرت کی لا انتہا مدت کے لئے اور سبحان اللہ آخرت کی پرورش کی تو کوئی حد ہی نہیں ہے۔ سدا زندہ رہنا اور نت نئے نعماء سے سرفراز رہنا ہر ادعا کا حصول مولا کی رضا اس کا دیدار اور اس سے شیریں کلام۔ اسی کی ہاں آگی جس کے پاس ہر چیز کے خزانے ہیں۔ ہر وقت کریمانہ عطوفت اور کیا لینا ہے۔ بس ہر لحظہ متقی بننے کی کوشش کرو۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر الرسل وعلی عبدہ المسیح الموعود۔

از بھائی عبدالرحیم محلہ دارالرحمت قادیان

تقویٰ کیا ہے اور متقی کون ہے

"تلک الجنۃ التی نورث من عبادنا من کان تقیا"۔ وہ جو عظیم الشان جنت ہے ہم اپنے بندوں میں سے اس کو اس کا وارث بنائیں گے جو متقی ہوگا۔ یہ آیت جہاں مبشر ہے۔ دوسرے رنگ میں از حد منذر بھی ہے تقوےٰ کیا ہے۔ اور متقی کون ہے۔ ان کے لئے معیار تو جو اللہ تعالےٰ نے اور اس کے رسول نے اعتقاداً و عملاً بڑی لمبی تفصیل کرکے وضاحت سے مقرر کر دیا ہے وہی ہے۔ یہاں خطرے کا مقام یہ ہے۔ کہ انسان اپنے بعض اعمال کو مشقت سے ادا کرتا ہے۔ اور پھر خود ہی خود ساختہ اجر پر امید واثق رکھ کر بعض دفعہ تعلّی اور تکبر پر اتر آتا ہے۔ حالانکہ کسی اعتقادی یا عملی فعل پر خدا تعالےٰ کی طرف سے جب تک مہر تصدیق ثبت نہ ہو۔ تب تک بے فائدہ بھروسہ اپنے اعتقادات و اعمال پر رکھنا کرماد اشتدت بہ الریح فی یوم عاصف سے زیادہ وقعت نہیں رکھ سکتا اعتقادات کو گھن لگا ہوا ہو۔ اعمال لوجہ اللہ نہ ہوں۔ پھر بھی متقی بننا اور بیت الفردوس کی تمنا رکھنا ظلمت کو نور سمجھنا ہے۔ راکھ کا ڈھیر خواہ پہاڑ سا ہی کیوں نہ ہو جائے۔ تیز ہوا چلی نہیں۔ اور وہ پراگندہ ہو کر اپنا نام کھو بیٹھا نہیں۔ قیامت میں اس کا محاسبہ بھی ہوگا۔ جو تلواروں اور نیزوں سے مرا ہوگا۔ مگر جس کا عمل تقوےٰ پر بنیاد نہیں رکھتا ہوگا۔ وہ اوندھے منہ جہنم میں جائے گا۔

اسی طرح رات دن قرآن حفظ کرنے والا جو نمود کا حافظ ہوگا۔ وہ بھی دوزخ کا ایندھن ہوگا۔ دینی مسائل کا ماہر عالم بھی حصب جہنم ہو کر رہے گا۔ کیونکہ وہ ہستی جو عالم الغیب والشہادۃ ہے۔ وہ خبیر جو سر اور اخفیٰ سے واقف ہے مکاری اور فریب اس کے سامنے نہیں چھپ سکتا۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا الٰہی حکم ہے اور خدا تعالےٰ کی عظیم القدر نعمت ہے۔ اکٹھے رہنا اتفاق سے رہنا عجیب شان کی چیز ہے۔ جیسے کہ تفرقہ اور شتات سراسر ذلت اور دناءت کا پیش خیمہ ہے۔ تنکوں کا اچھا مٹھا تو بخوبی صفائی کر سکتا ہے۔ لیکن جہاں اس کا بندھن ٹوٹا اور تنکے بکھر کر ادھر ادھر ہو گئے۔ پھر صفائی اور نجاست ہرگز ہرگز دور نہیں کر سکتا قوم مل کر جو کمزوری اور نقائص دور کر سکتی ہے۔ وہ فرداً فرداً کبھی دور نہیں ہو سکتے۔ جب مسلمان آپس میں اخوان تھے۔ بڑی بڑی سلطنتیں ان کے زیر نگیں تھیں ۷۲، ۷۳، فرقے ہوئے نہیں۔ اور ذلت نے ان کے گھروں میں ڈیرے ڈالے نہیں عیاں کو بیان کرنا بالکل بے سود ہے۔ تفرقہ اور شتات ایسا امر نہیں ہے۔ کہ اس پر ناداں سے ناداں بھی نوحہ نہ کر چکا ہو۔ اب تیرہ سو سال کے بعد پھر شیرازہ بندی کی بنیاد پڑی ہے۔ اب جتنا ایمان قوی ہوگا۔ جتنا لوجہ اللہ اخلاص ہوگا۔ جتنا اخلاص فی الدین ہوگا۔ جتنا عمل خشیت اللہ کا حامل ہوگا۔ جتنا اخلاق کا پہلو بھاری ہوگا۔ جتنا عدل اور احسان کا احساس ہوگا۔ جتنا مصفّے علم ہوگا۔ اتنا ہی قوم کا شیرازہ پختہ ہوگا۔

مسلمان ہو جانا لباس تقوےٰ سے زینت حاصل کر لینا سالہا سال کی خون دل خوری کے بغیر ممکن نہیں حفت الجنۃ بالمکارہ سچ ہے۔ یقین جانو بالکل سچ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لو۔ دوسرے پیغمبروں کا حال پڑھ لو۔ اولیاء کی شان کی بھی سیر کر لو۔ کس نے سہولت سے لباس التقوےٰ زیب بدن کر لیا ہے۔ تھوڑا سا سوت کات کر پھر کاٹ دینا اگر ان کا شیوہ ہوتا تو وہ اچھی طرح بنا ہوا تقوےٰ کا لباس زیب تن نہ کر سکتے۔ چار نیکیاں کیں۔ اور لگے اکڑنے صادق بننا در اصل بڑا ہی مشکل کام ہے۔ انسان کی زندگی کے ایام جن سے تقوےٰ کی تجارت کرنے کا حکم ہے۔ ہر روز ہر ساعت ہر لحظہ ختم ہو رہے ہیں۔ سودا بڑا گراں ہے۔ اور ایام رفتہ پھر ہاتھ نہیں آنے کے۔ تاہم عجیب کھیل ہے جو کھیلا جا رہا ہے۔ آخرت کی خیر بجز تقوےٰ اور تقی کے ناممکن۔ سچا اعلان ہے۔ ورنہ فاسق اور متقی کا یکساں اجر تو سراسر عدل کے خلاف ہے۔ اور اگر اس احکم الحاکمین کے اوامر پر ایمان نہیں ہے۔ اور ان کو بالکل درست نہیں سمجھا جاتا۔ تو پھر تو شقاوت قریب تر ہے۔ کوئی کام کی چیز بجز محنت اور خاص توجہ کے کب ملی ہے۔ سالوں توجہ اور محنت اور تدبر کرنا پڑتا ہے۔ یہی حال متقی بننے کے لئے ہے۔ صلحاء کی صحبت روحانی علم کا حصول ٹھنڈے دل اور پختہ صبر سے شستہ اخلاق اور ستودہ اعمال حسب شریعت لگاتار رات دن کی ساعات میں بالمسابقت کرتے رہنے سے وہ مقام ملتا ہے۔ جو اصطفا کا مقام ہوتا ہے۔

وہ جو رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئے ۲۳ سال تک بڑے بڑے مجاہدے کرتے رہے۔ تب ابرار کی جماعت بے مثل جماعت بنا سکے۔ ایسی جماعت جو خیر الامم کہلائی سبحان اللہ معلم کی شان کو کون نہیں جانتا۔ پھر بھی ۲۳ سال لگے اس کے بغیر راسخ فی العلم اور اخلاق کی پختگی ناممکن ہے۔ کوئی جو آج مسلمان ہوا ہے یا چند سالوں سے اس نے لا الہ الا اللہ صدق دل سے کہا ہے۔ کسی شیخی میں کسی تعلی میں نہ آئے۔ وہ اپنے اعمال کے نتائج خود نکال کر حساب بے باق نہ سمجھے۔ نفس کو تسلی نہ دے۔ جب تک کہ رضیت عنک عبدی کی آواز نہ سن لے۔ رضی اللہ عنہم کو قرآن نے کیوں دہرایا ہے عقلمندوں کو سمجھانے کے لئے قیمتی سبق دینے کے لئے۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ غیر اللہ کو اپنا آپ دکھانے کا کیا فائدہ۔ کیا کسی نے اللہ تعالےٰ سے بڑھ کر صدق و صفا کے دام دینے ہیں۔ یہ کوشش بے سود ہے اور عباد الرحمن جو یمشون علی الارض ھوناً اپنا شیوہ رکھتے ہیں۔ وہ بھیڑنا نہیں جانتے۔

الغرض پانچ وقت محاسبہ تقوی شعاری

168

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے چوتھے سالانہ اجتماع کی مفصل روئداد

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع مؤرخہ ۱۷۔۱۸ اخاء ۱۳۲۱ ہش بروز ہفتہ واتوار کو بفضل تعالیٰ بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ جس کی کارروائی کی روئیداد پیش ہے

مقام اجتماع

اس اجتماع کے لئے دارالشکر کے مغربی میدان کو جو حضرت نواب محمد علی خانصاحب کی کوٹھی کے شمال میں واقع ہے انتخاب کیا گیا۔ مقام اجتماع میں تمام رہائشی خیمے اور دفاتر ایک ترتیب کے ماتحت نصب کئے گئے۔ عین وسط میں چھتیس چھتیس ۳۶ فٹ کی دو سڑکیں ایک دوسری کو قطع کرتی ہوئی بنائی گئیں۔ جن کے مرکز میں لوائے خدام الاحمدیہ لہرا رکھا تھا۔ چوک کے قریبی بلاکوں پر ہسپتال۔ دفتر سپلائی سٹور دفتر خوراک اور مرکزی کارکنوں کے خیمے تھے۔ مقام اجتماع میں داخلہ کے لئے مشرق کی طرف دروازہ بنایا گیا جس کے دونوں طرف خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل سے متعلق حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کپڑے کے موزوں بورڈوں پر لکھے ہوئے آویزاں کئے گئے۔ اس دروازہ کے قریب ہی مرکزی دفتر خدام الاحمدیہ اور انکوائری آفس کے خیمے نصب تھے۔ مقام اجتماع کے ارد گرد خدام کے پہرہ کا چوبیس گھنٹے باقاعدہ انتظام رہا۔ دفتر مرکزیہ کے ساتھ خدام کو وقت سے مطلع کرتے رہنے کے لئے گھنٹہ بھی نصب کیا گیا۔ جس سے ہر نصف گھنٹہ کے بعد وقت کا اعلان ہوتا رہا

انتظام طعام

اس دفعہ کھانے کا انتظام خدام الاحمدیہ نے اس صورت میں کیا۔ کہ قادیان کے ہر خادم کے گھر سے وقت مقررہ پر مجلس اطفال احمدیہ کے اراکین خادم اور اس کے ایک مہمان کا کھانا لے آتے قادیان کی تمام مجالس میں باہر سے آنے والی مجالس کو ان کی میزبانی کے لئے باقاعدہ تقسیم کر دیا گیا تھا۔ انتظام کو سہولت سے چلانے کے لئے اطفال احمدیہ کے خیمے بھی مقام اجتماع میں ہی نصب تھے۔

حاضرین اجتماع

اس اجتماع میں مندرجہ ذیل مقامات سے خدام شریک ہوئے۔ بگول۔ سیکھواں ونجواں۔ بھیر و چیچی۔ دھرم کوٹ بگہ۔ تلونڈی جھنگلاں۔ ہرسیاں۔ لودھی ننگل۔ پیرو شاہ۔ خان فتح۔ سارچور۔ اٹھوال۔ تیجہ کلاں۔ شکار ماچھیاں۔ سیالکوٹ شہر۔ دانہ زید کا۔ گھٹیالیاں۔ امرتسر۔ لاہور۔ جالندھر۔ کریام۔ ہشیار پور۔ بکیریاں۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ لائل پور۔ دینا پور ضلع ملتان۔ حیدر آباد دکن۔ کراچی۔ دہلی۔ خیرپور سندھ۔ شملہ۔ سید والا۔ بہلول پور ضلع لائلپور۔ ڈلہوزی۔ بمبئی۔ پشاور۔ بریلی۔

طبی امداد

مقام اجتماع میں ہسپتال کا خیمہ علیحدہ لگایا گیا تھا۔ جہاں خدام ڈاکٹر باری باری ہر وقت طبی امداد کے لئے موجود رہے۔

پہلے دن کی روئداد

صبح چار بجکر پچاس منٹ پر بیداری کا بگل ہوا۔ اور خدام کو تہجد کی نماز کے لئے جگایا گیا۔ تہجد اور نماز فجر کے بعد ۶ بجکر ۳۰ منٹ سے آٹھ بجے تک ورزش اجتماعی ہوئی۔ جس میں مقامی و بیرونی مجالس کے خدام شامل ہوئے۔ اس کے بعد نصف گھنٹہ خدام کو ناشتے کے لئے دیا گیا۔ ناشتہ چنے کے دالوں کا کیا گیا۔ جو ہر خادم اپنے لئے خود لایا ہوا تھا۔ ناشتے کے بعد تقاریر کا پروگرام شروع ہوا۔

تقریریں

پہلا اجلاس زیر صدارت حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس منعقد ہوا۔ حافظ شفیق احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ عہد دہرانے کے بعد سید بہاول شاہ صاحب قائد مجلس امرتسر نے "ہماری مشکلات اور ان کے علاج میں ہمارے تجربات" کے موضوع پر بارہ منٹ تقریر کی

مشکلات اور ان کا علاج

آپ نے بتایا۔ کہ مشکلات آتی رہی ہیں۔ اور آتی رہیں گی۔ کسی کام کے لئے خدام کو آمادہ کرنا۔ اور ان کو اس میں مشغول کرنا بعض اوقات ہمارے لئے بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے ہم نے یہ صورت کی کہ اول ہم رات کے وقت اجتماع کرتے تھے۔ دوسرے ہم نے تبلیغ کا حربہ استعمال کیا ہمارے وفود دیہات میں جاتے۔ وہاں پر وقار عمل کرتے۔ اور تبلیغی اجلاس منعقد کرنے کے بعد شام کو واپس آتے۔ ہم نے تحریک جدید کے اصول کے ماتحت یہ انتظام کیا۔ کہ تمام خدام اپنے ساتھ بجائے کھانا لے جانے کے بھُنے ہوئے چنے لے جایا کریں۔ ہم نے پچھلے سال مختلف دیہات کا دورہ کیا۔ بعض دیہات میں ہماری سخت مخالفت کی گئی مگر بعض دیہات میں ہماری تبلیغ کو لوگوں نے سُنا پس اس طریق سے تبلیغ میں وسعت ہوئی۔ محنت اور جانفشانی کی عادت بھی پڑی۔ اور خود ہماری اپنی اصلاح بھی ہوئی۔

قومی ترقی اور صحت جسمانی

اس کے بعد مولوی عبد السلام صاحب عمر نے "قومی ترقی میں صحت جسمانی کی اہمیت" کے موضوع پر پندرہ منٹ تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ جب تک کسی چیز کی صحیح اہمیت بیان نہ کی جائے۔ اس کی طرف حقیقی ذوق پیدا نہیں ہوتا۔ ہم جب تک اس نکتہ کو نہ سمجھیں۔ کہ جسم اور روح کی اصلاح کی سخت ضرورت ہے۔ اس وقت تک ہم کوئی کام دنیا میں نہیں کر سکتے۔ اور ہم جب اس نکتہ کو سمجھ جائیں گے۔ تو وہ دن دور نہیں۔ کہ کامیابی ہمارے پاؤں چومے گی۔ آپ نے مزید فرمایا۔ کہ اسلامی عبادات پر غور کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے یہ دونوں جزو بیک وقت کام کرتے ہیں۔ نیز آپ نے فرمایا۔ کہ اگر کسی کا یہ خیال ہو کہ ہم صرف روح کی اصلاح کر کے کامیاب ہو جائیں گے۔ تو غلط ہے۔ کیونکہ روح کی اصلاح جسم کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ یہ دونوں اکٹھے مل کر ہمیں ایمان کے اس مقام تک پہنچا سکتے ہیں۔ جہاں پر پہنچنا ہر مومن کا فرض ہے۔ آخر میں آپ نے ورزش اجتماعی پر زور دیتے ہوئے خدام کو اسے اپنے پروگرام میں شامل کرنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد قریشی مطیع اللہ صاحب نے نظم سنائی۔

پھر خلیل احمد صاحب ناصر جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ نے مجلس کے گزشتہ کام پر تبصرہ کرنے کے بعد کہا۔ آج ہم اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ مشترکہ طور پر اپنی مساعی پر غور کر کے آئندہ کے لئے زیادہ باقاعدہ اور زیادہ مسلسل و مداومت کے ساتھ کام کو جاری رکھنے کے ذرائع پر غور کریں۔ اس غرض کیلئے ہر مجلس درج ذیل امور کو ہر وقت پیش نظر رکھے تو ان شاء اللہ ہمارا کام شاندار ترقی کر سکتا ہے۔ یہ ایسے امور ہیں جن میں سے ہر ایک کے متعلق حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بار بار توجہ دلا چکے ہیں۔

(۱) جس کام کو ہم شروع کریں اس کو استقلال کے ساتھ جاری رکھیں (۲) بعض اوقات ہم جب اپنا کام شروع کرتے ہیں۔ تو ہمارے سامنے کسی قسم کا کوئی پروگرام نہیں ہوتا پس جب تک ہم اپنا کوئی پروگرام نہ بنائیں۔ اس وقت تک ہم کوئی کام نہیں کر سکتے۔ (۳) اپنے اندر کے تمام جھگڑوں کو دور کرنا ہمارا اولین فرض ہے۔ (۴) کسی رکن کی غلطی پر قائدین کو اغماض نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ اغماض دوسرے خدام کے لئے تساہل و غفلت کا سبب ہو سکتا ہے۔ جماعتی نظام کو مدنظر رکھتے ہوئے اس خادم کے لئے اظہار ندامت و سزا کے ذرائع اصلاح کو التزام کے ساتھ اختیار کرنا چاہیئے (۵) جہاں پر قائدین چست ہوں وہاں کے خدام بیدار رہتے ہیں اور جس مجلس کے قائدین چست نہیں ہوں وہاں کے خدام بھی کام میں سست ہو جاتے ہیں (۶) جماعت کے عہدیداران ہمارے ساتھ پورا پورا تعاون کریں (۷) خدام یہ تصور کریں کہ ان میں سے ہر ایک ذاتی طور پر خدام الاحمدیہ کے پروگرام کو چلانے کا ذمہ دار اور احمدیت کا ستون ہے

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض سستی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی سرمہ ممیرا خاص جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خرید لیں۔

قیمت فی تولہ	چھ ماشہ	تین ماشہ
دو روپیہ	عہ	۱۰ آنہ

ملنے کا پتہ: دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

۸ - ہم کو چاہیئے۔ کہ ہم عہد کو دہرائیں۔ اور بار بار دہراتے رہیں۔ تاکہ ہمارا مقصد ہر وقت ہمارے پیش نظر رہے۔

۹ - اطاعت امام کا زرّین اور بیش قدر اصل ہر وقت ہمارے سامنے ہونا چاہیئے۔

۱۰ - ہم خواہ کتنا ہی کام کریں۔ لیکن جب تک رپورٹ ارسال نہ کریں۔ اس وقت تک ہمارا کوئی کام منظم نہیں ہو سکتا۔ پس رپورٹ کا ارسال کرنا نہایت ضروری ہے۔

مذکورہ بالا امور کی وضاحت کے لئے حضرت سیدنا امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریروں کے اقتباسات بھی آپ نے پڑھ کر سنائے۔

جناب صدر کی طرف سے خیر مقدم

آخر میں صدر محترم نے فرمایا۔ کہ بعض انسان عملی خیر مقدم کو حقیقی خیر مقدم نہیں سمجھتے۔ بلکہ لفظی خیر مقدم کی ضرورت بھی سمجھتے ہیں۔ اس لئے میں مجلس مرکزیہ کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے آپ سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ آپ تکلیف و مشقت برداشت کرتے ہوئے اس اجتماع میں شریک ہوئے ہیں۔ ویسے آپ کا حقیقی خیر مقدم تو اسی وقت کیا جا رہا تھا۔ جب آپ تشریف لائے۔ اور آپ کو کہا گیا۔ کہ آیئے! خیمہ لگایئے۔ آیئے! زمین پر سویئے۔ آیئے! چنوں کا ناشتہ کیجیئے۔ حقیقی سادگی یہی ہے، سادگی ایسی چیز ہے۔ کہ جس کے بغیر آج تک نہ کسی قوم نے ترقی کی اور نہ قیامت تک کر سکتی ہے۔ ہماری حقیقی ترقی کا زینہ صرف اور صرف یہی ہے۔ کہ ہم ہر لحاظ سے سادہ بنیں۔ آخر میں آپ نے تحریک جدید کے اسی اصل پر عمل کرنے کی تلقین کی۔

ورزشی کھیلیں

اس کے بعد ایک بجے بعد دوپہر تک کھیلوں کے مندرجہ ذیل مقابلے ہوئے:-

سوگز کی دوڑ۔ پول والٹ۔ تین میل کی لمبی دوڑ۔ روک دوڑ۔ نٹ نہ غلیل سیدھا تیرنا۔ الٹا تیرنا۔ وغیرہ۔

دوسرا اجلاس

کھانا کھانے کے بعد تمام خدام نے نماز ظہر عصر ادا کی۔ پھر اجلاس دوئم کی کارروائی زیر صدارت خلیل احمد صاحب ناصر جنرل سکرٹری شروع ہوئی۔ سب سے پہلے قاضی نصیر احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ عہد اور نظم کے بعد چودھری مشتاق احمد صاحب مہتمم تربیت و اصلاح نے "تربیت اطفال کی اہمیت اور اس کے عملی ذرائع" پر تقریر کی۔ جس میں بتایا۔

تربیت اولاد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض "یحیی الدین ویقیم الشریعۃ" ہے۔ آپ کا مقصد یہ تھا۔ کہ ہمارے اندر وہ حقیقی اسلام پیدا ہو۔ جس پر کہ آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے صحابہؓ قائم تھے۔ پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم آج سے ہی اپنی اولاد کی فکر کریں۔ اگر ہم اپنی اولاد کی ٹھیک تربیت کرتے ہیں۔ تو اس کا بہت فائدہ ہے۔ قرآن کریم بھی فرماتا ہے۔ انما اموالکم واولادکم فتنۃ۔ اولاد کی تربیت ہمارے لئے نہایت ضروری ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی تربیت پر بہت زور دیا ہے۔ اور ارشاد فرمایا ہے جب بچہ پیدا ہو۔ تو اُس کے کان میں اذان دی جاوے۔ اس کے ساتھ والدین کو بھی احساس کرا دیا ہے۔ کہ اب اس بچہ کی تربیت کا بوجھ اُن کے کندھوں پر پڑ گیا ہے۔

تربیت کا بنیادی اصول یہ ہے۔ کہ اوّل۔ بچوں کا ماحول درست کیا جائے۔ دوئم۔ اگر غلطی ہو جاوے تو اس کی اصلاح کی جائے۔ سوئم۔ غلطیوں کو اُن پر جتایا نہ جاوے اور نہ ہی دوسروں کے پاس بیان کی جائیں۔ ہاں سزا دینی جائز ہے۔ اگر وہ یہ سمجھے کہ یہ سزا اس کی اصلاح کا موجب ہو گی۔

اب سوال ہوتا ہے۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ کیسے تربیت کر سکتی ہے۔ اوّل۔ والدین بچوں کی خود تربیت کریں۔ دوئم۔ سات سال سے دس سال تک کا ایک حزب بنائیں۔ اور گیارہ سال سے پندرہ سال تک کا ایک حزب بنائیں۔ اور مربی بڑی عمر کے ہونے چاہیئں۔ اطفال کے متعلق حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد ہے۔ کہ ان میں نماز اور سچ کی عادت پیدا کی جائے۔

ذرائع اصلاح

اس کے بعد جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم نے ذرائع اصلاح کا استعمال اور اس کے فوائد" پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کی ان صفات میں جو اسلام نے بیان فرمائی ہیں۔ ایک صفت رحمانیت بھی ہے۔ اس صفت کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے مخلوق کی تربیت اپنے ذمہ لی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ انسان کو نیکی اور بدی کا بھی اختیار دیا ہے، اللہ تعالےٰ نے اصلاح کے چار ذرائع مقرر فرمائے ہیں۔ احساس فطرت عقل الہام اور نظام۔ مؤخر الذکر ذریعہ اصلاح کے چار اغراض ہیں۔ اوّل۔ خود اس کے لئے عبرت ہو۔ دوئم۔ دوسروں کے لئے عبرت کا موجب ہو۔ سوئم۔ نہ صرف دوسروں کے لئے عبرت کا موجب ہو۔ بلکہ آئندہ کیلئے دوسرے بھی اس فعل سے بچاؤ اختیار کریں چہارم:- نظام بھی قائم رہے۔

پھر فرمایا۔ اسلام تمام مذاہب کا سرتاج ہے۔ اس لئے صرف اس مذہب نے ہی ذرائع اصلاح حقیقی رنگ میں پیش کئے ہیں۔ دنیاوی قانون یا تو خود اس کی عبرت کے لئے ہیں۔ یا دوسروں کی عبرت کے لئے۔ لیکن اس کے ذریعہ روح۔ دل اور اخلاق کی اصلاح ہرگز نہیں ہو سکتی لیکن اسلام نے جو ذرائع اصلاح تجویز کئے ہیں۔ اس میں سے سب سے پہلے رُوح کی اصلاح کی کوشش کی ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس امر کی توضیح کی کہ جو ذرائع اصلاح خدام الاحمدیہ میں مقرر کئے گئے ہیں۔ وہ قرآن کریم کی تعلیم کے عین موافق ہیں۔

دعا کی اہمیت

اس کے بعد صدر محترم نے قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم کی تلاوت کر کے دعا اور ذکر الٰہی کی اہمیت کے متعلق نہایت ہی لطیف اور مؤثر انداز میں تقریر فرمائی۔

ورزشی کھیلوں کے مقابلے

پھر مندرجہ ذیل کھیلوں کے مقابلے ہوئے اونچی آواز۔ کبڈی۔ گولہ اندازی۔ رات کو چھوٹی صاف آواز۔ اور اندھیرے میں مشاہدہ کے مقابلے بھی ہوئے۔

حضرت امیرالمومنین

کھیلوں کے دوران میں سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بھی چھ بجے شام کے قریب رونق افروزِ اجتماع ہوئے اور خدام کے ورزشی مقابلوں کو دیکھا۔ اس کے بعد حضور مقام اجتماع میں تشریف لے گئے۔ اور خیمہ کے پاس جا کر خدام کا ملاحظہ فرمایا۔ حضور نے نماز مغرب و عشاء بھی وہیں ادا فرمائیں۔

مجلس شوریٰ کا انعقاد

نمازوں اور کھانے کے بعد مجلس شوریٰ کا انعقاد ہوا۔ جس میں سیٹھ محمد معین الدین صاحب حیدر آباد دکن کی طرف سے ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم گجراتی نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ سابقہ قاعدہ کے ماتحت ہر مجلس مقامی چندے کا ¼ حصہ مرکز کو بھیجتی ہے اور ¾ اپنی مقامی ضروریات کے لئے رکھتی ہے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے درخواست کی جائے۔ کہ اس میں یہ تبدیلی فرما دی جائے۔ کہ ¾ حصہ مرکز کو بھیجا جائے۔ اور ¼ حصہ مقامی ضروریات کے لئے رکھا جائے۔ اس میں یہ ترمیم پیش ہوئی۔ کہ بجائے ¾ کے ½ حصہ مرکز کو بھیجا جائے۔ اور ½ مقامی مجلس رکھے۔ محرک نے اس ترمیم کو منظور کر لیا۔ اور تجویز کثرت رائے سے منظور ہوئی۔

دوسرا امر مجلس سیالکوٹ نے غور کیلئے یہ پیش کیا۔ کہ آئندہ کے لئے یہ قانون بنایا جائے۔ کہ ہر خادم کے لئے داڑھی رکھنا لازمی ہو۔

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے۔ کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے۔ تو چھ سات روپے اونس پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور جگر پیدا ہو جاتے ہیں گلا خراب ہو جاتا ہے جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص ایک روپیہ پچاس قرص ۹/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

169

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کرے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۲۷۶ :۔ منکہ شیخ سردار علی ولد شیخ عبدالغنی صاحب قوم شیخ پیشہ ڈاکٹری ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن وڈالہ بانگر ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۰/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ جو کہ ہم سب تین بھائیوں میں بحصہ برابر مشترکہ ہے۔ (۱) موضع مست کوٹ تحصیل وضلع گورداسپور میں ملکیتی اراضی موازی ۱۰۱ کنال ۶ ۱/۲ مرلہ (۲) موضع مست کوٹ تحصیل وضلع گورداسپور میں اراضی موازی ۲۲۲ کنال ۱۶ مرلہ جو کہ مبلغ ۴۷۹۵ روپے میں رہن لی ہوئی ہے۔ (۳) موضع میر کچانہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں اراضی ملکیتی موازی ۱۰ کنال ۴ مرلے (۴) ایک کنال سکونتی اراضی ملکیتی محلہ دارالعلوم قادیان میں ہے۔ (۵) ایک عدد مکان ملکیتی پختہ وخام واقعہ موضع وڈالہ بانگر تحصیل وضلع گورداسپور جسکی مالیت ۸۰۰ روپے ہے۔ (۶) ایک عدد مکان ملکیتی پختہ واقع قصبہ کلانور ضلع گورداسپور جس کی مالیت تخمیناً ۵۰۰ روپے ہے۔ (۷) ایک عدد مکان خام واقعہ موضع وڈالہ بانگر ضلع گورداسپور جو کہ مبلغ ۳۵۰ روپے میں رہن لیا ہوا ہے۔ مندرجہ بالا جائیداد ہمارے والد صاحب مرحوم کی طرف سے ورثہ میں ہم سب تین بھائیوں کو آئی ہے۔ والد صاحب مرحوم کا کچھ قرضہ ہے۔ وہ اس جائیداد سے ادا کرنا ہے۔ نیز بموجب زبانی وصیت والد صاحب مرحوم ایک ہمشیرہ کی شادی کے اخراجات اس جائیداد میں سے کرنے ہیں اور چھوٹے بھائی کی تعلیم کا خرچ پورا کرنا ہے۔ ان تینوں اخراجات کے پورا کرنے کے بعد جسقدر جائیداد بچے اس میں سے میرا ۱/۳ حصہ ہے۔ اس کے علاوہ میرا اکیلے کا دارالانوار قادیان میں ایک نصف حصہ ہے۔ جس میں چار کنال قطعہ اراضی بھی شامل ہے میں اپنے دارالانوار والا حصہ اور مذکورہ بالا جائیداد کے اپنے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میں اسوقت دہلی میں بمشاہرہ ۲۳۰ روپے ماہوار ملازم ہوں۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی انشاء اللہ ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہونگا۔ کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا اور بھی جو جائیداد میری وفات کے وقت ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :۔ شیخ سردار علی بقلم خود ایم بی ایس ڈی۔ ٹی۔ ایم ریذیڈنٹ سپرٹنڈنٹ ہسپتال تعدی امراض کنگز وے سول لائن دہلی۔ گواہ شد :۔ غلام محمد بی۔ ایس۔ سی۔ بی ٹی۔ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس قادیان

گواہ شد :۔ محمد ابراہیم بی۔ ایس۔ سی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

نمبر ۶۲۷۷ :۔ منکہ حاکم بی بی زوجہ علی محمد سکرٹری قوم جٹ۔ عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت مئی ۱۹۱۲ء ساکن ونجواں ڈاکخانہ بھاگہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۱۰/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ صرف ایک سو روپیہ بابت زیور میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ جو کہ اس نے اپنی ضروریات میں خرچ کر لیا ہوا ہے۔ اور ۳۲ روپے مہر کے بھی میرے خاوند کے ذمہ ہیں۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ اگر بوقت وفات میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اس کی ادائیگی میرے خاوند کے ذمہ ہوگی۔ الامۃ :۔ حاکم بی بی (نشان انگوٹھا)

گواہ شد :۔ علی محمد خاوند موصیہ بقلم خود ونجواں۔

گواہ شد :۔ چوہدری غلام حسین ونجواں (نشان انگوٹھا)

نمبر ۶۲۸۰ :۔ منکہ بیگم بی بی زوجہ شمس الدین قوم کشمیری عمر ۵۰ سال ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰/۹/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت دو صد روپیہ نقد اور تین صد روپیہ مہر بذمہ خاوند ہے۔ میں اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور حصہ جائیداد مبلغ پچاس روپے نقد ادا کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ :۔ بیگم بی بی (نشان انگوٹھا)

گواہ شد :۔ شمس الدین خاوند موصیہ

گواہ شد :۔ ملک حسن محمد احمدی بقلم خود قادیان

نمبر ۶۲۷۵ :۔ منکہ الوری بیگم زوجہ ڈاکٹر شیخ سردار علی صاحب قوم شیخ عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن وڈالہ بانگر ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۱۰/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ (۱) زیور نقدی طلائی (الف) ... عدد وزن ۳ تولہ ۳ ماشہ (۲) گلوبند طلائی ایک عدد وزن ۶ تولہ ۶ ماشہ (۳) بالا طلائی ایک عدد وزن ۳ تولہ (۴) کلپ طلائی ایک جوڑی وزن ۱ تولہ ۲ ماشہ (۵) کانٹا طلائی دو جوڑی وزن ۱ تولہ ۵ ماشہ ۵ رتی (۶) انگوٹھی طلائی دو عدد وزن ۸ ماشہ ۷ رتی۔ (۷) چوڑی طلائی ۷ عدد وزن ۵ تولہ۔ کل زیور طلائی ۱۴ تولہ ۱ ماشہ ۴ رتی ہے۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً ۱۰۱۴ روپے ہے۔ (ب) زیور نقرئی پازیب ایک جوڑی وزن ۲۷ تولہ جسکی موجودہ قیمت اندازاً ۱۴ روپے ہے۔ (ج) مشین سلائی پرانی ایک عدد جس کی موجودہ قیمت اندازاً مبلغ ۵۰ روپیہ (د) حق مہر مبلغ دو ہزار روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے میں اس مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور اس کے علاوہ جو جائیداد بھی میری بوقت وفات ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ :۔ الوری بیگم بقلم خود

اٹھرا

اسقاط کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ اُن کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں وکشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اور تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ ۱ روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ امین الصحت قادیان

تریاق کبیر

تریاق کبیر اسم بامسمیٰ تریاق ہے۔ کھانسی نزلہ، دردسر۔ پیٹ درد، ہیضہ۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کے لئے بس ذرا سا لگانے اور ذرا سا کھانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔

قیمت بڑی شیشی ۱ روپیہ، درمیانی شیشی ۱۲، چھوٹی شیشی ۸

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

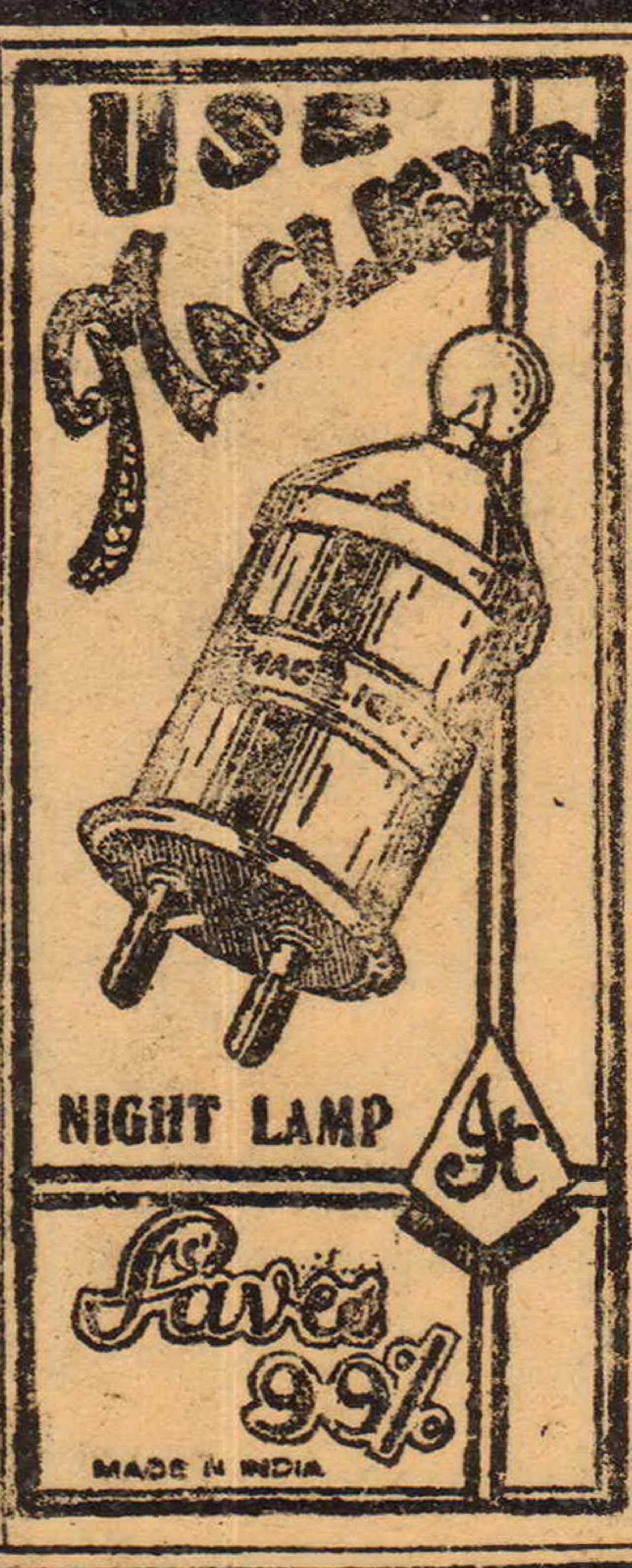

میک لائٹ اپنے گھروں میں استعمال کے لئے خریدیں بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے ہر جگہ بکتا ہے میک ورکس قادیان

D. 67

روح نشاط :۔ یہ خمیرہ دل ودماغ کو تقویت دینے میں اپنی مثال آپ ہے۔ قیمت پانچ روپیہ فی چھٹانک۔ طبیہ عجائب گھر قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ماسکو ۱۹ اکتوبر۔ سٹالن گراڈ پر روسیوں نے کل جرمنوں کے کئی حملے روکے۔ مگر اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ لڑائی اب نازک صورت اختیار کر گئی ہے۔ سوویٹ ریڈیو نے آدھی رات کے اعلان میں کہا کہ اب اس لڑائی کا فیصلہ کن دور شروع ہو چکا ہے۔ شہر میں حالت بگڑ چکی ہے۔ جرمن والگا تک پہنچ جانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ مگر روسی بھی سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہیں۔ شمال میں جرمن حملوں کو روکا گیا۔ کارخانہ کے پاس تنگ علاقہ میں کچھ جرمن دستے روسی مورچوں میں گھس گئے تھے۔ ان سب کو پیچھے ہٹا دیا گیا۔ جرمن والگا میں ٹینک پہنچا رہے ہیں۔ تاکہ روسیوں کو کمک نہ پہنچ سکے۔ روسی کمانڈر نے اب تک ہمت نہیں ہاری اور ان کو اب بھی امید ہے کہ وہ شہر کو ہاتھ سے جانے نہ دینگے ان کی سب سے بڑی کوشش یہ ہے کہ والگا کے کنارے پر اپنا قبضہ رکھیں تاکہ کمک پہنچتی رہے۔ ماسکو نے سٹالن گراڈ کی فوج نے شہر پر دشمن کے حملوں کو دبا رکھا ہے اور دوسرے علاقوں میں جو حملے شروع کر رکھے ہیں۔ ان میں بھی کامیابی ہو رہی ہے۔ شمال مغرب میں انہوں نے ایک اہم چوکی دشمن سے چھین لی۔ اسوقت تک روسیوں کو سٹالن گراڈ کے ہیں برابر کمک پہنچ رہی ہے۔ دشمن نے موزڈاک میں بھی کئی حملے کئے۔ مگر روسیوں نے سب روک دئے۔ یہاں بھی جرمنوں کو جان و مال کا بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ کوہ قاف کے مغربی سرے پر دشمن ٹواپسی کی طرف کچھ اور بڑھ گیا ہے۔ مگر روسی ہر جگہ ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں۔

واشنگٹن ۱۹ اکتوبر۔ جزائر سالومن میں ستر ۷۰ جاپانی طیارے گرا لئے گئے۔ اب امریکن ہوائی جہاز گوڈال کنال کے ہوائی اڈوں سے دشمن کے فوجی جمگھٹوں پر کامیاب حملے کر سکتے ہیں۔ گذشتہ چہارشنبہ کو یہاں جاپانی فوج اترنے کی خبر آئی تھی۔ اس کے بعد اور کسی جاپانی فوج کے اترنے کی کوئی خبر نہیں آئی۔ شمال مغربی کونے پر امریکن اڑن قلعوں نے دشمن کی فوج پر کامیاب حملے کئے نیوگنی میں آسٹریلین فوج دو میل آگے بڑھ گئی ہے۔ اس سے قبل اسنے ایک دن میں اتنی پیشقدمی کبھی نہ کی تھی۔ ٹیمپلن کی گھاٹی پر آسٹریلین فوج قابض ہو چکی ہے۔ یہ گھاٹی بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اس سے آگے اب کاکوڈا تک میدان صاف ہے۔ کرسکے شمال مغرب میں دو تباہ کن جاپانی جہاز ناکارہ کر دئے گئے۔ دشمن نے ان کو خود ہی خالی کر دیا۔ جزائر الیوشن میں اب تک جاپان کے ۳۳ جہاز برباد کر دیئے گئے یا انکو نقصان پہنچایا گیا۔

چنگکنگ ۱۹ اکتوبر۔ چینی اعلان میں کہا گیا ہے کہ چکیانگ کے صوبہ میں کنہوا اور لانچی کے علاقوں میں لڑائی جھڑپیں ہو رہی ہیں مگر حالت میں کوئی ادل بدل نہیں ہوا۔ جاپانی فوج کو کھانے پینے کے سامان کی قلت ہو رہی ہے۔ جس کا ایک نتیجہ یہ ہے کہ وہ گذشتہ سال کی طرح چاق چوبند نہیں۔ بلکہ خستہ حال نظر آتی ہے۔

دہلی ۱۹ اکتوبر۔ جنرل آکنلک کے یہاں پہنچ جانے پر طرح طرح کی قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ اور اس کا یہ مطلب لیا جا رہا ہے کہ جب جنرل ویول اور جنرل آکنلک ایک جگہ اکٹھے ہوئے ہیں تو وہ اس سوال پر ضرور غور کرینگے۔ کہ برما کو کس طرح واپس لیا جائے۔ ہندوستان۔ برما اور چین میں امریکن فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل سٹلویل بھی ہندوستان پہنچ گئے ہیں۔ اتحادی ممالک میں یہی سمجھا جا رہا ہے کہ برما پر چڑھائی کی تیاریوں کے سلسلہ میں ہے۔ اتحادی فوجیں گذشتہ چار ماہ میں برسات کی وجہ سے کوئی فوجی کارروائی نہیں کر سکیں۔ مگر اب جبکہ موسم برسات گذر گیا۔ اس کا وقت آیا ہے۔ اس عرصہ میں برما کی سرحد کے ساتھ ساتھ بہت سے ہوائی اڈے بنائے گئے ہیں۔ اور اب لڑائی کی فضاء میں بھی اتحادیوں کا پلہ بھاری ہوگا۔

قاہرہ ۱۹ اکتوبر۔ پرسوں اتحادی طیاروں نے سیدی برانی اور سولم کے درمیان سڑک پر دشمن کی گاڑیوں پر زبردست بمباری کی۔ بری فوجوں کی کسی سرگرمی کی خبر نہیں آئی۔ مالٹا پر دشمن کے حملوں کا زور کم رہا۔ کل پچھلے پہر ایک ہوائی جہاز گرایا گیا۔

کراچی ۱۹ اکتوبر۔ سندھ پراونشل مسلم لیگ کا جلسہ ختم ہو گیا۔ سندھ اسمبلی میں مسلم لیگ پارٹی کے فیصلہ کی حمایت کی گئی۔ مسٹر جناح نے کولیشن وزارت کے بارہ میں جو تار دیا تھا۔ اس پر بحث کی گئی۔ امید ہے۔ کہ مسلم لیگ پارٹی وزارت میں حصہ لینا منظور کر لیگی۔

احمد آباد ۱۹ اکتوبر۔ کل شام پولیس کو ایک ہجوم پر جو پتھر برسا رہا تھا۔ گولی چلانی پڑی۔ مگر کوئی مرا نہیں پونا میں ایک بنگلہ میں بم پھٹا جس سے ایک چھوٹی لڑکی معمولی زخمی ہوئی۔

ناگپور ۱۶ اکتوبر۔ سی پی گورنمنٹ نے ایک طویل کمیونک میں موضع چمیر پور ضلع چاندا میں پولیس اور فوج کی طرف سے لوٹ مار کرنے کے الزام کی تحقیقات کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس گاؤں میں ۱۶ اگست کو دو مجسٹریٹ ایک انسپکٹر اور ایک کانسٹیبل قتل کر دئے گئے تھے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شکایت ۱۹ اگست اور ۲۱ اگست کے درمیان کی ہے . . . . . کمیونک میں درج ہے کہ پانچ گورے سپاہیوں کے خلاف زنا بالجبر کا الزام لگایا گیا تھا لیکن شکایت کنندہ خود پیش نہ ہوا۔ بلکہ اس کی سالی نے درخواست کی۔ اس کے بعد دو لیڈیوں کی طرف سے شکایات ملیں کہ آدمیوں کو علیحدہ کرنے کے بعد سپاہیوں نے گھروں پر قبضہ کر لیا۔ اور جو کچھ ان کے ہاتھ آیا۔ انہوں نے لوٹ لیا۔ اور عورتوں کی بےحرمتی کی۔ یہ بیان کچھ مبالغہ آمیز معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس وقت تک گاؤں میں صرف ۲۳۵ گرفتاریاں ہوئی تھیں۔ اور اس کی آبادی پانچ ہزار کے قریب ہے۔ کمیونک میں مزید درج ہے کہ جس روز کا وقوعہ بیان کیا جاتا ہے۔ اس روز چاندا کے ڈپٹی کمشنر چمیر پور میں موجود تھے۔ ان سے کوئی شکایت نہ ہوئی۔ اسکے بعد ڈویژن کے کمشنر صاحب چمیر پور گئے لیکن ان کے پاس بھی کوئی شکایت نہ ہوئی۔ اور حالات کی روشنی میں گورنمنٹ اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ شکایات بے بنیاد ہیں فوجی افسران سے اس ضمن میں شہادت لے لی گئی ہے۔

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ خوراک کے کنٹرول کا آرڈر پنجاب میں یکم نومبر ۱۹۴۲ء سے نافذ ہوگا۔ اس حکم کی رو سے اناج کے تھوک فروش تاجروں پر یہ لازم آتا ہے کہ وہ تجارت کے صوبجاتی حکومتوں سے لائسنس حاصل کریں اور لائسنس کی شرائط پر قائم رہیں۔ یہ حکم اس پیداوار کی فروخت یا جمع رکھنے پر حاوی نہ ہوگا۔ جو کسی شخص نے خود پیدا کی ہو۔ یا اس کے مزارعہ نے پیدا کی ہو۔

نئی دہلی ۱۷ اکتوبر۔ دیوارڈی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ چند نامعلوم اشخاص نے پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے ڈاک بنگلہ کو جو ریلوے سٹیشن کے نزدیک ہے آگ لگا دی جس سے بنگلہ کو نقصان پہنچا۔ کورٹ آفس کے سامنے ایک لیٹر بکس کو آگ لگا دی گئی جس سے چٹھیاں جل کر راکھ ہو گئیں۔ مسٹر ہری ہرلال بھارگو لیڈر کو مفرور قرار دیا گیا تھا۔ اب وہ گرفتار ہو گئے ہیں۔ ان کے علاوہ مزید کچھ کانگرسی کارکن گرفتار کر لئے گئے۔

ماسکو ۱۷ اکتوبر۔ کل جرمن طیاروں نے سٹالن گراڈ پر ایک ہزار حملے کئے۔ اسی طرح پرسوں ۱۵۰۰ ہوائی حملے ہوئے تھے۔ سٹالن گراڈ کی گلیوں اور بازاروں میں ٹوٹے پھوٹے سینکڑوں جرمن طیارے پڑے ہیں۔

واشنگٹن ۱۷ اکتوبر۔ مسٹر روزویلٹ نے کانگرس کے نام ایک پیغام ارسال کر کے ظاہر کیا ہے کہ ۳۰ جون تک ختم ہونے والے سال میں امریکہ کو جنگ کے لئے ۷۴ ارب ڈالر خرچ کرنے پڑے ہیں۔ ۱۹۴۱ء میں امریکہ کو جنگی مصارف کے سلسلے میں ۶۳ ارب ڈالر خرچ کرنے پڑے تھے۔

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ مہاراجہ جام صاحب نوانگر نے اپنی ریاست نوانگر میں پولینڈ کے یتیم بچوں کے لئے اسٹیٹ دی ہے۔ یہ بچے روس سے ہندوستان آئے ہیں۔ فی الحال ۵ ہزار بچے نوانگر میں رکھے جائینگے۔

لنڈن ۱۷ اکتوبر۔ میجر جنرل منٹگمری جو کہ مصر میں آٹھویں فوج کی کمان کر رہے ہیں۔ انہیں لفٹنٹ جنرل بنا دیا گیا ہے۔

راولپنڈی ۱۹ اکتوبر۔ آج یہاں حضور وائسرائے نے دربار میں تقریر کرتے ہوئے پنجاب کی تعریف کی۔ اور کہا کہ اس صوبہ نے امن و نظام کو قائم رکھا۔ اور جنگی کوششوں کو باقاعدگی سے جاری رکھا ہے۔ ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ لڑائی کے ہر اکھاڑے میں پنجابیوں نے بڑا نام پیدا کیا ہے۔ اور صوبہ میں سے اس ڈویژن نے خاص طور پر نام پیدا کیا ہے۔ اور فوجی بھرتی کے لحاظ سے یہ ڈویژن سب سے بڑھا ہوا ہے۔

کراچی ۱۹ اکتوبر۔ آج مسلم لیگی لیڈر خان بہادر کھوڑو اور مسٹر ایم۔ ایچ گزدر نے سر غلام حسین ہدایت اللہ کی وزارت کے ممبروں کی حیثیت سے حلف وفاداری لیا۔ ایک سوال سر غلام حسین سے پوچھا گیا۔ کہ کیا انہوں نے مسلم لیگ کے عہد نامہ پر دستخط کئے ہیں۔ تو انہوں نے کہا۔ نہ میں نے کوئی شرط منظور کی۔ اور نہ کسی عہد نامہ پر دستخط کئے۔ میں کسی پارٹی سے وابستہ ہو کر نہیں رہنا چاہتا۔ آپ نے کہا دو ہندو وزیروں کو بھی وزارت میں شامل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

دہلی ۱۹ اکتوبر۔ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر مسٹر ایینے نے جاپان کے مقبوضہ ممالک میں رہنے والے ہندوستانیوں کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ ان ہندوستانیوں پر جاپانی جو مظالم کر رہے ہیں۔ انہیں ہم نے بھلایا نہیں۔ بلکہ ایک ایک کو یاد رکھا جا رہا ہے۔ وہ وقت جلد آنے والا ہے۔ جب ہم ہندوستان سے آپ کے پاس پہنچیں گے۔ اور آپکو ان ظالموں سے آزاد کر دینگے۔ اسوقت تک آپ لوگ بہادری سے ڈٹے رہیں۔ دشمن کی جنگی تیاریوں میں رکاوٹ پیدا کریں اور اسکی رسد اور کمک کے انتظام کو خراب کرتے رہیں۔

ماسکو ۱۹ اکتوبر۔ تازہ ترین خبر ہے کہ سٹالن گراڈ کی شمال مغربی بستیوں میں بڑے گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے اور جرمن مزدوروں کی ایک بستی پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ انہوں نے بہت سے ٹینکوں اور پیدل فوج سے حملہ کیا۔ اور سخت نقصان اٹھاتے ہوئے لڑتے بھڑتے وہاں تک پہنچ گئے۔ انہوں نے کارخانوں کے علاقہ میں بہت بڑی فوج جمع کر لی ہے مگر والگا کے مغربی کنارے تک پہنچ جانے کے متعلق ان کے دعویٰ کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ گروزنی کے محاذ پر انہوں نے کئی حملے کئے۔ مگر سب روک دیئے گئے۔ ان کی تین پیدل کمپنیوں کا صفایا کر دیا گیا۔ ٹواپسی کی طرف بھی دشمن نے کچھ اور پیشقدمی کی ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی۔